10068
2/38

2 نومبر 2017

محترمین احباب مفتیان کرام صاحبان!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسئلہ: ایک ادارہ ہے جس میں آؤٹ ڈور کیلئے دو ساتھی مقرر ہیں جن سے آؤٹ ڈور کے مختلف کاموں کے ساتھ بینک سے کیش رقم منگوانا یا کیش جمع کروانا بھی شامل ہے

حال ہی میں آؤٹ ڈور کیلئے ایک نئے ساتھی کا تقرر کیا گیا

سینئر آؤٹ ڈور ساتھی نے نئے آؤٹ ڈور ساتھی کو کچھ چیک ڈپازٹ/کیش کروانے کیلئے، جس میں ادارے کے اور چند ساتھیوں کے ذاتی چیک بھی تھے۔ جس کی مالیت تقریباً 84,000/= چوراسی ہزار روپے تھی۔ جب وہ ساتھی چیک کیش کروا کر پہنچے تو ادارے کے چوکیدار کی موجودگی میں وہ رقم گن پوائنٹ پر چھین لی گئی (گیٹ پر)

سینئر آؤٹ ڈور ساتھی کا کہنا ہے کہ میں نے نئے ساتھی کو اپنے ذمہ دار کی اجازت سے بھیجا تھا۔ واضح ہو کہ انہوں نے اجمالاً ذمہ دار سے اجازت لی تھی، ذاتی چیک کا ذکر نہیں کیا تھا۔ اور ادارے کی پالیسی یہ ہے کہ آؤٹ ڈور کا ساتھی ذاتی چیک کیش کرانے کیلئے استعمال نہیں ہوگا۔ جو جواب کریں گے وہ اپنی ذمہ داری پر کریں گے

اب معلوم یہ کرنا ہے کہ اس 84,000/= روپے کا ضمان کس پر ہے؟

۱۔ سینئر آؤٹ ڈور ساتھی پر

۲۔ یا نئے آؤٹ ڈور ساتھی پر

۳۔ یا ادارہ کے ذمہ دار پر

۴۔ یا ادارہ برداشت کرے

براہ مہربانی ہماری شرعی طور سے راہنمائی فرمائیں۔ تو نوازش و مہربانی ہوگی۔

المستفتی

سعد اللہ

0333-2241442

معرفت قاری محمد سعید احمد [illegible]

دار العلوم کراچی

دار الافتاء
فتوی نمبر ۸۶/۱۹۳۴
مورخہ
جامعہ دار العلوم کراچی

Scanned by CamScanner

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب حامداً و مصلیاً

مذکورہ صورت میں لٹی ہوئی رقم کا ضمان ادارہ یا ادارے کے ذمہ دار اور اسی طرح "سینیئر آفٹ ڈور ساتھی" پر تو نہیں آئیگا، کیونکہ ان کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہے، اور جہاں تک نئے آفٹ ڈور ساتھی کی بات ہے تو وہ اجیر خاص ہے، اور اس کی ید، ید امانت ہے، اور اس پر ضمان آنے یا نہ آنے کے بارے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر کوئی چیز اسکی کسی غفلت وکوتاہی کے بغیر ضائع ہو جائے، تو اس شخص پر اس کا ضمان نہیں آتا، لیکن امانت کے ضائع ہونے میں اگر اس شخص کی غفلت وکوتاہی کو دخل ہو تو پھر اس سے امانت کا تاوان لینا جائز ہوتا ہے۔

لہذا صورتِ مسئولہ میں اگر نئے آفٹ ڈور ساتھی مذکورہ رقم محفوظ طریقے سے لا رہا تھا، اور حفاظتی نقطہ نظر سے اس کی طرف سے کوئی تقصیر اور کوتاہی نہیں پائی گئی پھر گن پوائنٹ پر وہ رقم اس سے چھین گئی اور وہ مدافعت پر قادر نہیں تھا تو اس پر بھی کوئی ضمان نہیں آئے گا۔

اور اس صورت میں جس جس کا چیک تھا نقصان ان ہی کا ہوا، ادارے کے جو چیک تھے وہ نقصان ادارے کا ہوا، ذاتی جو چیک تھے وہ نقصان ان ہی حضرات کا ہوا جن کے چیک تھے۔

**مجمع الضمانات – (١ / ٤٥٤)**

إذا اجتمع المباشر والمسبب أضيف الحكم إلى المباشر فلا ضمان على من دل سارقا على مال إنسان فسرقه هذه في القاعدة الأخيرة من الأشباه

**بحوث في قضايا فقهية معاصرة – (١ / ٣٠٥)**

القاعدة الرابعة: إذا اجتمع المباشر والمسبب، أضيف الحكم إلى المباشر:

**مجلة الأحكام العدلية:(١/١١٤)**

(مادة: ٦١٠) الأجير الخاص أمين حتى أنه لا يضمن المال الذي تلف في يده بغير صنعه وكذا لا يضمن المال الذي تلف بعمله بلا تعد أيضا.

**حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٦/ ٧٠)**

(ولا يضمن ما هلك في يده أو بعمله) كتخريق الثوب من دقه إلا إذا تعمد الفساد فيضمن كالمودع.

**حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٦/ ٧٠)**

(قوله ولا يضمن ما هلك في يده) أي بغير صنعه بالإجماع، وقوله أو بعمله: أي المأذون فيه، فإن أمره بعمل فعمل غيره ضمن ما تولد منه تتارخانية

**الفتاوى الهندية (٤/ ٥٠٠)**

وحكم أجير الوحد أنه أمين في قولهم جميعا حتى أن ما هلك من عمله لا ضمان عليه فيه إلا إذا خالف فيه والخلاف أن يأمره بعمل فيعمل غيره فيضمن ما تولد منه حينئذ هكذا في شرح الطحاوي.

دار الافتاء

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned by CamScanner

البحر الرائق:(١٥٦/٧)

وفي الخانية رجل دفع الى رجل الف درهم وأمره ان يشتري له بها عبدا فوضع الوكيل الدراهم في منزله وخرج الى السوق واشترى له عبدا بالف درهم وجاء بالعبد الى منزله وأراد أن يدفع الدراهم الى البائع فإذا الدراهم قد سرقت وهلك العبد في منزله فجاء البائع وطلب منه الثمن وجاء الموكل يطلب منه العبد كيف يفعل قالوا يأخذ الوكيل من الموكل الف درهم ويدفعها إلى البائع والعبد والدراهم هلكا على الأمانة في يده.قال الفقيه أبو الليث هذا إذا علم بشهادة الشهود أنه اشترى العبد وهلك في يده أما إذا لم يعلم ذلك إلا بقوله فإنه يصدق في نفي الضمان عن نفسه ا هوالله سبحانه وتعالى اعلم

محمد یوسف
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
٢٠-٣-١٤٣٩ھ
09-12-2017

الجواب صحیح
احمد محمود ادریس غفر اللہ لہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
19-٣-١٤٣٩ھ
08-12-2017

الجواب صحیح
١٤٣٩/٣/١٥ھ

الجواب صحیح
١٤٣٩/٣/١٦ھ

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل علی عفی عنہ
١٤٣٩/٣/١٦ھ

دار الافتاء
فتوی نمبر ٨٦/١٩٣٤
مورخہ ٢٠/٣/١٤٣٩ھ
٩/١٢/٢٠١٧

Scanned by CamScanner